سوال

(307) مخصوص ایام میں تبدیلی کی وجہ سے نماز سے رُکنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کی ماہانہ عادت میں دو، تین یا چار ایام کا اضافہ ہوگیا، مثلاً اس کی سابقہ عادت چھ یا سات دن تھی مگر اب دس گیارہ یا پندرہ دن ہوگئی، اور وہ صرف ایک دن یا ایک رات ہی کےلیے پاک ہوتی ہے اور پھر حیض شروع ہوجاتا ہے، تو کیا یہ غسل کر کے نماز پڑھے یا رکی رہے حتیٰ کہ کامل طور پر پاک ہو۔ وجہ یہ ہے کہ اس کی عادت میں تبدیلی آگئی ہے اور یہ مستحاضہ بھی نہیں ہے۔ اس صورت میں شریعت کیا کہتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر بات فی الواقع ایسے ہی ہو جیسے کہ ذکر کی گئی ہے کہ حیض صرف ایک رات کےلیے رکا ہے تو اسے چاہئے کہ طہر کا جو وقت اسے ملا ہے اس میں نمازیں ادا کرے، جیسے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ :

''عورت کو خون اگر خوب سرخ اور کثرت سے آیا ہو تو نماز نہ پڑھے، اور جب ایک ساعت کےلیے بھی طہر دیکھے تو غسل کرے۔'' (سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحیضة تدع الصلاة، حدیث: 286۔ سنن الدارمی: 1/225،224، حدیث: 800 و مصنف ابن ابی شیبة: 1/120، حدیث: 1367)

اور یہ بھی روایت ہے کہ ''اگر طہر ایک دن سے کم ہو تو اس کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی۔'' کیونکہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :

''عورتوں کو جلدی نہیں مچانی چاہئے حتیٰ کہ وہ پھایہ کو خوب سفید دیکھ لیں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب اقبال المحیض وادبارہ، مصنف عبدالرزاق: 1/301، حدیث: 1159۔ السنن الکبریٰ للبیهقی: 1/335، حدیث: 1486)

کیونکہ خون کسی وقت جاری رہتا اور کسی وقت رک جاتا ہے، اور محض اس کے رک جانے سے طہر ثابت نہیں ہوتا مثلاً اگر ایک گھنٹے بھر کےلیے یا اس سے کم کےلیے رکا ہو۔ صاحب مغنی (علامہ ابن قدامہ حنبلی) نے یہی قول اختیار کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

صفحہ نمبر 266

محدث فتویٰ